27

# ایک حقیقی مومن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے

(فرمودہ 20 ستمبر 1957ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دَنَا فَتَدَلّٰی ۔فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی 1 یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ سے ملنے کے لیے اس کے قریب ہوئے اور خدا تعالیٰ بھی آپ کی ملاقات کے لیے اوپر سے نیچے آ گیا۔ اس آیت میں ''تَدَلّٰی'' کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ ''دلو'' سے نکلا ہے جس کے معنے ڈول کے ہیں۔ عربی زبان میں بعض اوقات واؤ، یاء سے بدل جاتی ہے اور لغت میں ''دلیٰ'' کے معنے ''اَرْسَلَ الدَّلْوَ فِی الْبِئْرِ'' 2 کے لکھے ہیں۔ اُس نے ڈول کو کنویں میں لٹکایا۔ گویا اس لفظ سے اوپر سے نیچے جانے کے معنے نکلتے ہیں۔ اسی طرح تدلّٰی کے معنے لغت میں تواضع کے لکھے ہیں۔ 3 یعنی باوجود بلند شان ہونے کے دوسرے کے آگے جھک گیا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اپنی مرضی کو اس کی مرضی کے تابع کر دیا۔ پس ''تدلّٰی'' کے معنے یہ ہوئے کہ خدا تعالیٰ بہت بلند اور اعلیٰ شان رکھنے کے باوجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے

کے لیے نیچے کی طرف جھکا۔

اِسی مضمون کو ایک اَور آیت بھی واضح کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ۔4 یعنی جب کوئی شخص اعمال صالحہ بجالاتا ہے تو وہ اس کو اونچا کر دیتے ہیں۔ یعنی مومن عمل صالحہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ عرش سے اُتر کر اُس کی طرف آ جاتا ہے۔ جیسے رمضان المبارک کے ذکر میں قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام میں آتا ہے کہ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔5

یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو تُو انہیں کہہ دے کہ میں اُن کے قریب ہوں اور میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں۔ یہ وہی تدلّی ہے جس کا ''دَنَا فَتَدَلّٰی ''میں ذکر آتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ تو عرش پر بیٹھا ہے۔ لیکن جب کوئی انسان اُس سے ''دلو'' کرتا ہے اور اعمال صالحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور اُس سے دعائیں کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے نزدیک آ جاتا ہے اور اس طرح وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی رنگ میں شاگرد ہو جاتا ہے۔

غرض ''دَنَا فَتَدَلّٰی '' نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک سچے مسلمان کے لیے یہ راستہ کھلا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کے قریب ہو اور پھر خدا تعالیٰ بھی اُس کے نزدیک آ جائے۔ گویا جس طرح کنویں پر کھڑے ہو کر جب کوئی شخص ڈول لٹکاتا ہے تو وہ نیچے آ جاتا ہے۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے آپ کو انسان کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر جب کوئی ڈول کنویں میں لٹکاتا ہے تو ڈول صرف پانی کے قریب ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ پانی سے بھر بھی جاتا ہے۔ اِسی طرح انسان صرف خدا تعالیٰ کے قریب ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ خدائی نور سے بھی بھر جاتا ہے۔ آخر جب کوئی شخص ڈول کو کنویں میں لٹکاتا ہے تو اُس کی یہ غرض تو نہیں ہوتی کہ وہ اُسے کنویں سے خالی نکال لے۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس میں پانی بھر جائے۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ جب اپنے آپ کو کسی انسان کے قریب کر دیتا ہے تو وہ صرف قریب ہی نہیں ہوتا بلکہ اُسے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ پھر جس طرح ڈول نیچے جا کر پانی اپنے اندر

لے لیتا ہے اور پھر اوپر کو اٹھتا ہے۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ بھی ایسے انسان کو ''جھپٹی'' مار کر آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ گویا اس پر وہی مثال صادق آتی ہے جو انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بیان ہوئی ہے کہ وہ آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔6 کیونکہ جب خدا تعالیٰ کسی انسان کو عرش پر لے جائے گا تو وہ اُس کے داہنی طرف ہی بیٹھے گا مگر انجیل میں تو صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ وہ آسمان پر اُٹھائے گئے اور خدا تعالیٰ کی داہنی طرف بیٹھ گئے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ ہر مومن جو خدا تعالیٰ کے قریب ہوگا وہ اُس کی دائیں جانب عرش پر جا بیٹھے گا۔ یا یوں کہو کہ وہ اُس کی گود میں بیٹھ جائے گا۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی گود میں ہو ظاہر ہے کہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ نقصان اُسی کو پہنچایا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ سے دور ہو۔ اگر کوئی دشمن اُس شخص پر حملہ کرنے کی کوشش کرے جو خدا تعالیٰ کی گود میں ہے تو دوسرے لفظوں میں وہ خدا تعالیٰ پر حملہ کرے گا لیکن خدا تعالیٰ پر کسی صورت میں بھی حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس جو خدا تعالیٰ کی گود میں ہو اُسے نقصان پہنچانے کی خواہ کوئی لاکھ کوشش کرے وہ ناکام رہے گا اور ذلیل اور رسوا ہوگا۔

پس اِس آیت کے ذریعہ ہر مومن کو خوشخبری دی گئی ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کے قُرب کا انتہائی مقام حاصل ہوسکتا ہے۔ چنانچہ یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی الہاماً نازل ہوئی ہے 7 اور پھر آپ کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔8 یعنی میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ متوکل کے معنے ہوتے ہیں وہ شخص جو اپنا سارا کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اور دَنَا فَتَدَلّٰی میں بھی ایسا شخص اُس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں وہ ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اُسے اپنی گود میں اُٹھا لیتا ہے۔ گویا اِس آیت میں حقیقی مقامِ توکل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مقام عام توکل کے مقام سے بہت بلند ہے۔ اِس لیے کہ عام متوکّل تو خود کہتا ہے کہ میں اپنے سارے کام خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ مگر دَنَا فَتَدَلّٰی میں جس مقامِ توکل کا ذکر ہے اُس کے متعلق خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اس کے سارے کام اپنے ذمہ لے لیتا ہوں اور ظاہر ہے کہ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اچھا متوکّل بہرحال وہی ہوگا جس کے متعلق خدا تعالیٰ خود کہے کہ میں نے اس کے سارے کام اپنے ذمہ لے لیے ہیں کیونکہ اس کے

کسی کام میں بھی روک واقع نہیں ہو سکتی''۔ (الفضل 6/اکتوبر 1957ء)

<u>1</u> :النجم:9، 10

<u>2</u> :المنجد صفحہ 224 مطبوعہ بیروت 1973ء

<u>3</u> :المنجد صفحہ 223 مطبوعہ بیروت 1973ء

<u>4</u> :فاطر:11

<u>5</u> :البقرۃ:187

<u>6</u> : مرقس باب 16 آیت 19

<u>7</u> : تذکرہ صفحہ 54 ایڈیشن 2004ء

<u>8</u> : تذکرہ صفحہ 196، 197 ایڈیشن 2004ء